توحید حاکمیت۔۔۔پس منظر اور معاصر اطلاقات

Oneness of Sovereignty : Context and Contemporary Applications (An Analytical and Research Study)

مہر دین*

ڈاکٹر طاہرہ بشارت**

Abstract:

The creed of Allah' sovereignty is depicted as there is no one in the universe except Allah who is the supreme to order and to be obeyed. This obligatory for all human beings to submit before Him solely in all dimensions of their life i.e. spiritual, economic and political. The term "Allah is sovereign" is ancient in its meaning but contemporary in its words. This is fact that the majority of Muslim rulers in their regimes never intended to comply the Islamic law. Hence, this term became controversial and debatable when it was used by different religious insurgency movements to fortify their stance against rulers. In response, many scholars denied this term and declared it a deviation from mainstream. The article deals with term in detail and reveals four viewpoints about it. The article has been written in analytical mode.

توحیدِ حاکمیت سے مراد یہ عقیدہ ہے کہ تمام کونی اور شرعی امور میں انسانوں کے عباداتی و معاشرتی اور سیاسی و معاشی معاملات سے متعلق حکم جاری کرنے اور قانون سازی کرنے کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ حالات و ظروف کے پیش نظر علمی دنیا میں نئی نئی اصطلاحات منصہ شہود پر آتی رہی ہیں۔ توحید حاکمیت بھی ایک جدید اصطلاح ہے۔ سلف کے ہاں یہ اصطلاح مستعمل نہیں تھی۔ خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد خلافت کی بحالی کے لیے مسلمان امت میں اسلامی تحریکوں کا آغاز ہوا۔ ان تحریکوں نے اپنے موقف میں زور پیدا کرنے کے لیے توحید حاکمیت کی اصطلاح کو نمایاں کیا تاکہ عوام الناس کو یہ باور کرایا جاسکے کہ غیر اللہ کے قوانین کا نفاذ شرک ہے۔ لہٰذا انہیں یورپین و مغربی قوانین کے نفاذ کے خلاف اور اسلامی قوانین کی بحالی کے لیے بھرپور جدوجہد کرنی چاہیے۔

---

* پی ایچ ڈی سکالر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

** پروفیسر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

حاکمیت کی اصطلاح ان الفاظ میں سے ہے جن سے اہلِ عرب واقف نہیں تھے۔ سب سے پہلے سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اس لفظ کو استعمال کیا اور ان سے سید قطب کے ذریعے یہ لفظ عربی زبان میں وارد ہوا۔ حاکمیت کی اصطلاح سید قطب کے دعوتی و فکری لٹریچر کے ذریعے عام ہوئی ہے۔

ڈاکٹر احمد بن عبد الکریم نجیب فرماتے ہیں:

لفظ (الحاكميّة) من الألفاظ المولّدة القائمة على غير مثال سابق في اللغة العربية ، و أول من استخدمها في خطابه السياسي و الديني هو العلامة الهندي الشهير أبو الأعلى المودودي ، ثم أخذها عنه الأستاذ سيد قطب رحمهما الله فبثها في كتاباته([1])

"حاکمیت کی اصطلاح ان الفاظ میں سے بنائی گئی ہے جن کی عربی زبان میں پہلے کوئی مثال موجود نہیں ہے۔ سب سے پہلے جس نے اسے اپنے سیاسی و دینی خطاب میں استعمال کیا وہ مشہور ہندی عالم ابوالاعلیٰ مودودیؒ ہیں۔ پھر ان سے اس اصطلاح کو سید قطبؒ نے لیا جن کے لٹریچر سے یہ عام ہو گئی۔

توحید حاکمیت کی اصطلاح منظرِ عام پر آتے ہی علماء میں بحث کا ایک طوفان کھڑا ہو گیا۔ اس کے جواز اور عدم جواز پر فتاوی آنا شروع ہو گئے۔ بعض نے تو اسے بدعت اور غیر ضروری قرار دیا۔ بعض نے توحید حاکمیت کی اصطلاح کو وضع کرنے والے کو گمراہ، جاہل اور منکر قرار دیا۔ حتیٰ کہ بعض نے اپنی دانست میں اسے ایک سیاسی ہتھکنڈا قرار دیا۔ امت مسلمہ کا شروع سے ہی اس بات پر کامل ایمان ہے کہ حاکم صرف اللہ ہے۔ اور یہ عقیدہ توحید میں شامل ہے۔ اللہ کا فرمان ہے ﴿اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ﴾([2]) لہٰذا یہ بحث کوئی نئی نہیں ہے بلکہ اصول فقہ کی قدیم وجدید کتب میں 'حاکم' کے عنوان کے تحت اس موضوع پر سیر حاصل مباحث موجود ہیں۔ عقائد کی کتب میں بھی اس موضوع پر وافر ذخیرہ بآسانی مل سکتا ہے۔ جس میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ حکم بغیر ما انزل اللہ کفر، ظلم اور فسق ہے۔ قرآنی نص خود اس پر شاہد ہے۔ سورۃ المائدہ کی آیات 44، 45، 47 میں اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے کو تین جرائم کفر، فسق اور ظلم کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔ اختلاف اللہ کے حاکم ہونے یا نہ ہونے میں نہیں ہے بلکہ علماء میں باعث اختلاف امر یہ ہے کہ عصر حاضر میں توحید کی جو ایک جدید اصطلاح 'توحید حاکمیت' کے نام سے وضع کی گئی ہے اس کی کیا ضرورت تھی؟ کیا یہ توحید کی چوتھی قسم ہے جو پہلی توحید کی تقسیمات میں

موجود نہیں تھی؟ کیا عصر حاضر میں اس کے استعمال کا کوئی جواز ملتا ہے؟ذیل کی سطور میں کی جانے والی بحث اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

علماء کی آراءاور فتاویٰ پر غور وخوض کرنے سے توحید حاکمیت کی اصطلاح جدید کے بارے میں علماء کے درج ذیل چار مواقف نمایاں نظر آتے ہیں:

1۔توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح ایک بدعت اور گمراہی ہے۔

2۔توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح غیر ضروری ہے۔

3۔توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح محض سیاسی ہتھکنڈا ہے۔

4۔توحید حاکمیت کی اصطلاح کا استعمال جائز ہے۔

مذکورہ مواقف کے حامل علماء کی آراء کا ایک مفصل جائزہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ اس اصطلاح کی حقیقت عوام الناس کے سامنے منقح ہو جائے۔

پہلا موقف: توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح بدعت ہے

بعض علماء کے نزدیک توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح وضع کرنا بدعت اور گمراہی ہے۔ان علماء میں نمایاں نام شیخ صالح العثیمین اور شیخ صالح الفوزان کے ہیں۔ شیخ صالح العثیمین توحیدِ حاکمیت کو ایک بدعت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

> و کیف توحید الحاکمیة ؟ ما یمکن ان توحد هذه ، هل معناه ان یکون حاکم الدنیا کلها واحد ام ما ذا؟ و هذا قول محدث مبتدع منکر ، ینکر علی صاحبه ، و یقال له : ان اردت الحکم فالحکم لله وحده و هو داخل فی توحید الربوبیة، لان الرب هو الخالق المالک المدبر للامور کلها ، فهذا بدعة و ضلالة([3])

"اور کیسی ہو گی توحیدِ حاکمیت؟ یہ ممکن نہیں ہے کہ یہ ایک ہی ہو جائے، کیا اس کا معنی ہے کہ ساری دنیا کا حاکم ایک ہی ہو یا پھر اس سے مراد کیا ہے؟ اور یہ ایک محدث، بدعتی اور منکر کا قول ہے۔اس کہنے والے کا انکار کیا جائے اور اس سے کہا جائے کہ اگر تیری اس سے مراد 'حکم' ہے تو حکم دینے کا اختیار تو اللہ ہی کی ذات کو

ہے اور وہ توحیدِ ربوبیت میں داخل ہے کیونکہ رب ہی خالق، مالک اور تمام امور کا مدبر ہے۔ پس یہ (توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح کا استعمال) بدعت اور گمراہی ہے۔"

شیخ صالح العثیمین □ اپنے ایک فتویٰ میں توحید حاکمیت کو ایک علیحدہ قسم قرار دینے والے کو عقیدہ اور دین کے معاملے میں لاعلم قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

من يدعي أن هناك قسما رابعا للتوحيد تحت مسمى توحيد الحاكمية , يعد مبتدعا فهذا تقسيم مبتدع صدر من جاهل لايفقه في أمر العقيدة والدين شيئا ! وذلك لأن الحاكمية تدخل في توحيد الربوبية من جهة أن الله يحكم بما يشاء وتدخل في توحيد الألوهية أن العبد عليه أن يتعبد الله بماحكم .فهو ليس خارجا عن أنواع التوحيد الثلاثة وهي :توحيد الربوبية والالوهية وتوحيد أسماء الله وصفاته([4])

"جس شخص کا دعویٰ ہے کہ توحید کی ایک چوتھی قسم بھی ہے جس کا نام توحید حاکمیت ہے اس کو بدعتی شمار کیا جائے گا، کیونکہ یہ تقسیم واضح بدعتی کی تقسیم ہے جو عقیدہ اور دین کے معاملہ میں کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتا کیونکہ حاکمیت ایک طرف سے توحید ربوبیت میں داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔ یہ توحید الوہیت میں اس طرح داخل ہے کہ بندے پر لازم ہے کہ وہ اللہ کے حکم کو مانے۔ پس وہ توحید کی تین قسموں میں سے خارج نہیں ہے جو یہ ہیں: توحید ربوبیت، توحید الوہیت اور توحید اسماء وصفات۔"

شیخ صالح العثیمین □ نے توحید حاکمیت کو توحید کی چوتھی قسم کہنے والے کے بارے میں جاہل اور گمراہ ہونے کا فتویٰ دیا، سوال اور ان کا جواب پیش خدمت ہے:

السؤال :ما تقول فيمن أضاف للتوحيد قسماً رابعاً وسماه توحيد الحاكمية؟

الجواب :نقول انه ضال ، و جا هل ، لان توحيد الحاكمية هو توحيد الله عز و جل فالحاكم هو الله فاذا قلت التوحيد الثلاثة انواع كما قال العلماء ، توحيد الربوبية ، فان توحيد الحاكمية

داخل فی توحید الربوبیة ، لان توحید الربوبیة هو توحید الحکم و الخلق و التدبیر للہ عز و جل و ھذا قول محدث منکر([5])

"ہم کہتے ہیں کہ بے شک وہ گمراہ اور جاہل ہے۔ کیونکہ توحیدِ حاکمیت تو اللہ عز و جل کی توحید ہے۔ پس حاکم تو اللہ ہی ہے۔ پس اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ توحید کی تین اقسام ہیں جیسا کہ علماء نے کہا ہے توحیدِ ربوبیت، توحیدِ حاکمیت توحیدِ ربوبیت کا حصہ ہے، کیونکہ توحیدِ ربوبیت ہی اللہ عز و جل کی توحید حکم، توحید خلق، اور توحید تدبیر ہے۔"

دوسرا موقف: توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح غیر ضروری ہے

بعض علماء کا موقف ہے کہ توحیدِ حاکمیت چونکہ توحیدِ الوہیت یا توحیدِ ربوبیت میں ہی شامل ہے لہٰذا اس کی علیحدہ اصطلاح وضع کرنا غیر ضروری ہے۔ ان علماء میں سابقہ مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز اور شیخ عبد اللہ بن غنیمان بھی شامل ہیں۔ شیخ بن باز نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

لیست اقسام التوحید اربعة و انما ھی ثلاثة کما قال اھل العلم و توحید الحاکمیة داخل فی توحید العبادة۔ فمن توحید العبادة الحکم بما شرع اللہ ، والصلاة والصیام والزکاة والحج والحکم بالشرع کل ھذا داخل فی توحید العبادة ([6])

"توحید کی اقسام چار نہیں بلکہ تین ہی ہیں جیسا کہ اہلِ علم کا کہنا ہے۔ توحیدِ حاکمیت دراصل توحیدِ عبادت میں داخل ہے۔ تو اللہ کی شریعت کے ساتھ حکم بھی توحیدِ عبادت میں شامل ہے۔ اور نماز، روزہ، زکٰوۃ، حج، شرع کیساتھ حکم کرنا سب توحید عبادت میں داخل ہیں۔"

شیخ عبد اللہ الغنیمان اس ضمن میں فرماتے ہیں:

وجعله قسم رابعا لیس له وجه ، لانه داخل فی القسام الثلاثة ، و التقسیم بلا مقتضی یکون زیادة کلام لا داعی له([7])

"اور توحید حاکمیت کو چوتھی قسم بنانے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ یہ تین اقسام میں شامل ہے۔ بلاضرورت کے تقسیم زیادتی کلام ہو گی جس کا کوئی داعی نہیں ہے۔

شیخ موصوف ایک اور مقام پر اسی موقف کو ان الفاظ میں واضح فرماتے ہیں:

فأقسام التوحيد هي هذه الثلاثة، وليس هناك قسم رابع، كما يقول بعض الناس: توحيد الحاكمية، وبعضهم يأتي بقسم خامس ويقول: توحيد المتابعة([8])

"توحید کی تین ہی اقسام ہیں، چوتھی کوئی قسم نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں : توحید حاکمیت، اور بعض تو وہ ہیں جو ایک پانچویں قسم بھی لے آئے ہیں جسے وہ توحید متابعت کہتے ہیں۔"

امام ابو عبداللہ ابن بطہ العکبری توحید حاکمیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

لا أوافق على أن توحيد الحاكمية من أنواع التوحيد([9])

"میں موافقت نہیں کرتا کہ توحید حاکمیت توحید کی اقسام میں سے ہے۔"

شیخ عبدالمحسن العباد نے بھی توحید حاکمیت کی اصطلاح کو غیر ضروری قرار دیا ہے۔استفسار پر انہوں نے فرمایا:

هذا ليس بصحيح؛ لأن الحاكمية داخلة في الثلاثة([10])

"یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حاکمیت تین (اقسام) میں ہی داخل ہے"

اس ضمن میں تحقیق و فتاوی دائمی کمیٹی (سعودی عرب) کا ایک فتویٰ پیش خدمت ہے:

وجعل الحاكمية نوعا مستقلا من أنواع التوحيد عمل محدث ، لم يقل به أحد من الأئمة فيما نعلم ، لكن منهم من أجمل وجعل التوحيد نوعين : توحيد في المعرفة والإثبات ؛ وهو توحيد الربوبية وتوحيد الأسماء والصفات. وتوحيد في الطلب والقصد ؛ وهو توحيد الألوهية ، ومنهم من فصل فجعل التوحيد ثلاثة أنواع كما سبق . والله أعلم ([11])

اقسام توحید الوہیت میں داخل ہیں۔ حاکمیت کو توحید کی اقسام میں سے ایک مستقل قسم بنانا (دین میں) ایک نیا کام ہے۔ جہاں تک ہمارے علم میں ہے آئمہ (عظام رحمھم اللہ) میں سے کسی نے بھی ایسی بات نہیں کی۔ بلکہ ان میں سے بعض نے تو توحید کی صرف دو ہی اقسام بنائی ہیں: پہلی قسم توحید فی المعرفۃ والصفات اور وہ توحید اسماء و صفات ہے، اور دوسری قسم توحید فی الطلب والقصد، اور وہ توحید الوہیت ہے۔ان میں سے بعض نے تفصیل بیان کی تو توحید کی تین اقسام کر دیں جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔ واللہ اعلم۔"

ابو خالد السلمی نے بھی توحید حاکمیت کی اصطلاح کو غیر ضروری قرار دیا۔ وہ فرماتے ہیں:

وقد أحدث بعض المعاصرين تقسيما رباعيا للتوحيد فزادوا على الأقسام الثلاثة قسما رابعا سموه توحيد الحاكمية، والصحيح أن توحيد الحاكمية مندرج في أقسام التوحيد الثلاثة، لا داعي لإفراده بقسم مستقل([12])

"بعض معاصرین نے توحید کی ایک چوتھی قسم ایجاد کی ہے۔ تین اقسام پر چوتھی کا اضافہ کر کے اسے توحید حاکمیت کا نام دیا ہے۔ درست بات تو یہ ہے کہ توحید حاکمیت، توحید کی تین اقسام میں داخل ہے، اس کو علیحدہ سے مستقل قسم بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

تیسرا موقف: توحید حاکمیت کی اصطلاح محض ایک سیاسی ہتھکنڈا ہے

بعض علماء کی نظر میں توحیدِ حاکمیت کی اصطلاح محض ایک سیاسی ہتھکنڈا ہے۔اس موقف کے علماء انتہائی قلیل تعداد میں ہیں جن میں نمایاں نام شیخ ناصر الدین البانی کا ہے۔ شیخ ناصر الدین البانی نے توحیدِ حاکمیت کے متعلق استفسار کرنے پر اسے ایک محض سیاسی ہتھیار قرار دیا جس کا اصل توحید سے دور کا رشتہ بھی نہیں۔ شیخ موصوف نے فرمایا کہ حاکمیت تو توحیدِ الوہیت کی ہی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے اور موجودہ دور میں وہ لوگ جو اپنی توجہ اس چوتھی نئی بدعتیانہ تقسیم پر مرکوز کیے ہوئے ہیں وہ اسے بطور ایک سیاسی ہتھیار کے استعمال کرتے ہیں۔ان کا مقصود لوگوں کو وہ توحید سکھانا ہرگز نہیں ہے جسے لے کر انبیاء و مرسلین مبعوث ہوئے تھے۔ شیخ ناصر الدین البانی فرماتے ہیں:

الحاكمية فرع من فروع توحيد الوهية والذين يدندنون بهذه الكلمة المحدثة فى العصر الحاضر، يتخذون سلاحاً ليس لتعليم المسلمين التوحيد الذى جاء به الانبياء والرسل (عليهم السلام) كلهم و انما سلاحاً سياسياً ([13])

"حاکمیت توحیدِ الوہیت کی ہی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے اور عصرِ حاضر میں وہ لوگ جو اپنی توجہ اس بدعتیانہ کلمہ پر مرکوز رکھتے ہیں وہ اسے بطور ایک سیاسی ہتھیار کے استعمال کرتے ہیں نہ کہ مسلمانوں کو وہ توحید سکھانے کے لئے کہ جسے لے کر تمام انبیاء ورسل □ آئے تھے۔"

شیخ عبد العزیز الراجحی □ کا کہنا ہے کہ توحیدِ حاکمیت میں غلو نے توحید الوہیت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ایسی جماعتیں اور گروہ پیدا ہو گئے ہیں جو توحید الوہیت کو نظر انداز کرتے ہوئے توحید حاکمیت کا تکرار کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے توحید کے اصل تصور میں عدم توازن پیدا ہو رہا ہے۔ شیخ عبد العزیز الراجحی □ سے توحید حاکمیت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواباً فرمایا:

توحيد الحاكمية نوع فرد من افراد توحيد العبادة ---غالى بعض الناس او الجماعات الذين معرفون الآن فغالوا فى توحيد الحاكمية و صاروا لا يتكلمون الا عن توحيد الحاكمية ويكفرون الحكام ، بانهم لم يحكموا باشريعة ولكن لا يتكلمون فى الدعا ء لغيرالله ولا فى الذبح ولا فى النذر مع ان هذا الشرک ، القبور عندهم وامامهم وبين ايديهم يذبح لها و ينذرلها ولا يتكلمون الا فى توحيد الحاكمية لماذا؟([14])

"توحید حاکمیت، توحید عبادت کے افراد میں سے ایک قسم کا فرد ہے بعض افراد اور معروف جماعتوں نے توحید حاکمیت میں غلو کیا ہے۔یہ لوگ توحید حاکمیت کے علاوہ کچھ بیان ہی نہیں کرتے اور حکام کی تکفیر کرتے ہیں کیونکہ وہ اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے۔نہ ہی یہ لوگ شرک کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں۔نہ ہی غیر اللہ سے دعا کرنے، غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے اور غیر اللہ کے لیے نذر ماننے کے بارے میں کلام کرتے ہیں، حالانکہ یہ بھی شرک ہے اور ان حضرات کے سامنے اور ارد گرد قبریں ہیں

،ان کے سامنے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا جاتا ہے اور نذریں مانی جاتی ہیں لیکن پھر بھی یہ حضرات اس توحید پر بات نہیں کرتے سوائے توحید حاکمیت کے۔ایسا کیوں ہے؟

چوتھا موقف: توحید حاکمیت کی اصطلاح کا استعمال جائز ہے

بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس اصطلاح کا استعمال جائز ہے کیونکہ 'لا مشاحة فی الاصطلاح 'اصطلاح وضع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ڈاکٹر احمد بن عبد الکریم نجیب نے حاکمیت کو حکم کا مترادف قرار دیتے ہوئے اس اصطلاح کا استعمال جائز قرار دیا:

هذا عن أصل استعمال (الحاكمية) كلفظٍ في لغة العرب ، و قد أصبحت مرادفة للحكم في اصطلاح كثير من المتأخرين ، و إذا وقف الأمر عند حد إطلاق هذا المصطلح على المراد الشرعي منه ، و هو إفراد الله بالتحكيم و التشريع فلا بأس في ذلك إذ لا مشاحّة في الاصطلاح كما هو مقرر عند الأصوليين (15)

"لغت عرب میں لفظ کی طرح اس (حاکمیت) کے استعمال کی اصل ہے۔اکثر متاخرین کی اصطلاح میں یہ لفظ حکم کا مترادف بن گیا ہے۔اس اصطلاح کا اطلاق شرعی مراد پر کیا گیا ہے اور اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو تحکیم اور تشریع میں اکیلا ماننا۔اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اصولیین کے ہاں قاعدہ ہے کہ 'اصطلاح وضع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

ابو حزم فیصل بن المبارک فرماتے ہیں:

[من زاد قسما آخرا وهو : توحيد الحاكمية --- أنه تقسيم صحيح ،و أصله موجود في القرآن الكريم . قال الله تعالى (﴿ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُالْفٰصِلِيْنَ﴾(16)الآية. وقال ﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾(17) الآية] (18)

"اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اہل علم کے نزدیک توحید کی متفق علیہ تین ہی اقسام ہیں--یہ تقسیم صحیح ہے اور اس کی اصل قرآن کریم میں موجود ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "حکم (تو اور کسی کا) نہیں بجز اللہ کے وہی حق کو بتلاتا ہے

اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے" اللہ تعالیٰ کا ایک اور فرمان ہے: "حکم (دینے کا اختیار صرف) خدا ہی کا ہے (اور) اس نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے اور کسی کی عبادت مت کرو یہی توحید کا سیدھا طریقہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

مجلس العقیدة والقضایا الفکریة المعاصرة کا فتویٰ ہے:

والصحيح أنه لابأس بأن نضيف توحيد الحاكمية، ولا يقال عنه مبتدع، والتبديع فيه خطأ،لأن الذين قسموا التوحيد تقسيماً ثنائيا فجاء من قسمة ثلاثياً فإذاً هو مبتدع على هذا القول! ([19])

"اور صحیح بات یہ ہے کہ اگر ہم توحید حاکمیت کا اضافہ کریں تو کوئی حرج نہیں اور نہ اسے بدعت کہا جائے گا۔اسے بدعت قرار دینا غلط ہو گا۔کیونکہ جو لوگ توحید کی دو اقسام پر تیسری لے کر آئے تو کیا وہ اس بات پر بدعتی ہو گئے!"

عبد الرحیم السلمی فرماتے ہیں:

من حيث الترتيب العلمي فهي أقسام ثلاثة أو قسمين، وصحيح أنها لم ترد عن النبي صلى الله عليه وسلم، لكن هذا باب واسع عند العلماء ويسمى باب الاصطلاح، والعلماء يقولون: لا مشاحة في الاصطلاح، فإذا كان معنى الاصطلاح صحيحاً فإن الاصطلاح يكون صحيحاً، وإذا كان الاصطلاح معناه فاسد، فإن الاصطلاح فاسد ([20])

"علمی ترتیب کے لحاظ سے اس کی تین یا دو اقسام ہی ہیں۔اور صحیح تو یہ ہے کہ ان کا ردنبی ﷺ سے نہیں ملتا۔لیکن علماء کے ہاں یہ ایک وسیع باب ہے جس کو باب الاصطلاح کہا جاتا ہے۔اور علماء فرماتے ہیں: اصطلاح وضع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔جب اصطلاح کے معنی صحیح ہوں گے تو اصطلاح صحیح ہو گی لیکن اگر اصطلاح کے معنی فاسد ہوں گے تو اصطلاح بھی یقیناً فاسد ہو گی۔"

فتاویٰ الشبکة الاسلامیة میں توحید حاکمیت کی اصطلاح کے جواز کا فتویٰ بایں الفاظ دیا گیا ہے:

لا مشاحة في الاصطلاح ،ومن هذا الباب ما اصطلح بعض الناس على تسميته حق التشريع لله وحدة بتوحيد الحاكمية، فأفرده لأهميته، وإلا فهو في الأصل من توحيد الربوبية. والله أعلم([21])

"اصطلاح بنانے میں کوئی حرج نہیں۔اور اس باب میں جو بعض لوگوں نے حق تشریع کو اللہ واحد کے لیے ثابت کرنے کی غرض سے اصطلاح بنائی ہے اور اسے توحید حاکمیت سے موسوم کیا ہے تو انہوں نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے منفرد کیا ہے وگرنہ اصل میں تو وہ توحید ربوبیت میں سے ہے۔واللہ اعلم۔"

اسی فتاویٰ میں مزید فرمایا گیا ہے:

[أفرد بعض العلماء توحيد الحاكمية في هذا العصر، وهو جزء من توحيد الربوبية لأهميته وكثرة من نازع الله فيه في هذا العصر، --- ودليل توحيد الحاكمية قوله تعالى: ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾([22])] ([23])

"بعض علماء نے اس زمانے میں توحید حاکمیت کو منفرد کیا ہے حالانکہ یہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے توحید ربوبیت کا ایک حصہ ہے---توحید حاکمیت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: نہیں ہے حکم مگر اللہ کا۔"

مواقف الاسلام میں توحید حاکمیت کو بطور اصطلاح استعمال کرنے کے بارے میں فرمایا گیا:

توحيد الحاكمية، لا يجوز إنكاره، فهو نوع من أنواع التوحيد([24])

"توحید حاکمیت کا انکار جائز نہیں ہے، وہ تو توحید کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔"

شیخ عبداللہ الغنیمان فرماتے ہیں:

الحمد لله توحيد الحاكمية، لا يجوز إنكاره، فهو نوع من أنواع التوحيد، ولكنه داخل في توحيد العبادة--- لأن الحاكم هو الله تعالى ([25])

"الحمد للہ توحید حاکمیت کے انکار کا کوئی جواز نہیں، وہ توحید کی اقسام میں سے ہے لیکن وہ توحید عبادت میں داخل ہے---کیونکہ حاکم صرف اللہ ہی ہے۔"

شیخ محمد السحیم توحید حاکمیت کی اصطلاح کے بارے میں فرماتے ہیں:

لكن هذه المسألة لا ينبغي أن تكون من ضوابط التكفير والتفسيق والتبديع لأنها مسألة علمية، ولو قسم التوحيد باحث

أو عالم إلى أي تقسيم آخر شريطة أن لا يتضمن باطلا أو يترك حقا - فلا إشكال في ذلك([26])

"لیکن یہ مسئلہ اس حد تک نہیں پہنچتا کہ اس کی بنا پر تکفیر، تفسیق اور تبدیع کے ضوابط لگانا شروع کر دیے جائیں، کیونکہ یہ تو ایک علمی مسئلہ ہے۔ اگر کوئی محقق یا عالم توحید کی کوئی دوسری تقسیم کر لیتا ہے بشر طیکہ اس میں باطل شامل نہ ہو یا حق کو متروک نہ کرے تو اس تقسیم میں کوئی اشکال نہیں ہے۔"

الشیخ عبدالرزاق الشایجی توحید حاکیت کو بطور اصطلاح استعمال کے ضمن میں خلاصۂ فرماتے ہیں کہ اصطلاح وضع کرنے میں کوئی حرج نہیں بشر طیکہ اس اصطلاح سے مقصود معنی صحیح ہو:

والخلاصة في هذا الباب أنه لا مشاحة في الإصطلاح مادام المعني المقصود بالإصطلاح صحيحا فسواء سميته توحيد الحاكميه أو توحيد الطاعة أو توحيد الحكم والتشريع أو توحيد الألوهية فكل ذلك لاحرج ولا مشاحة فيه مادام المعنى صحيحا([27])

"اور اس باب کا خلاصہ یہ ہے کہ اصطلاح وضع کرنے میں کوئی حرج نہیں جب اصطلاح سے مقصود معنی صحیح ہو چاہے، یکساں ہے کہ اس کا نام توحید حاکمیت، توحید طاعت، توحید حکم و تشریع یا توحید الوہیت ہو سب میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی اس کے وضع کرنے میں کوئی مضائقہ ہے جب تک کہ اس کے معنی صحیح رہیں۔"

ارشیف منتدی الالوکۃ میں توحید حاکمیت کی اصطلاح وضع کرنے والے کو بدعتی کہنے کی مذمت کی گئی ہے:

والصحيح أنه لابأس بأن نضيف توحيد الحاكمية، ولا يقال عنه مبتدع، والتبديع فيه خطأ،لأن الذين قسموا التوحيد تقسيماً ثنائيا فجاء من قسمة ثلاثياً فإذاً هو مبتدع على هذا القول!([28])

"اور صحیح یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اگر ہم توحید حاکمیت کا اضافہ کر لیں، اسے بدعت نہیں کہا جائے گا، اسے بدعت سے تعبیر کرنا غلط ہے۔ کیونکہ لوگوں نے توحید کی ثنائی تقسیم کی تو ایک شخص ثلاثی تقسیم لے آیا، پھر اس قول کے مطابق تو وہ بھی بدعتی قرار پائے گا!"

ابوہاجر نجدی فرماتے ہیں:

[توحيد الحاكمية داخلٌ في توحيد الربوبية، والتنصيص عليه أمره سهل ولا ينبغي التشدد فيه، قال تعالى ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلّهِ﴾([29]) وقال ﴿وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖ اَحَدًا ﴾([30])] ([31])

توحید حاکمیت، توحید ربوبیت میں داخل ہے اور اس پر نص موجود ہے۔ اس کا معاملہ آسان ہے اس میں تشدد روا نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے 'نہیں ہے حکم مگر اللہ کا 'اور اس نے فرمایا' اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔"

شیخ محمد امین توحید کی چار اقسام میں توحید حاکمیت کو ایک مستقل قسم قرار دیتے ہوئے اس بات کی تصریح فرماتے ہیں کہ اس اصطلاحی تقسیم کا مقصود تسہیل العلم ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

وهذا التقسيم هو اصطلاحي وليس تعبدي والهدف منه تسهيل التعليم. والله يؤتي العلم من يشاء([32])

''یہ تقسیم اصطلاحی ہے تعبدی نہیں ہے۔ اس کا مقصد تعلیم کو آسان بنانا ہے، اور اللہ جسے چاہتا ہے علم عطا فرماتا ہے۔''

شیخ مقدام ابو قتادۃ فلسطینی توحید حاکمیت کی اصطلاح کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

إنّ قول هؤلاء المخالفين لتوحيد الحاكميّة ووسمه بالبدعة قد رجموا بغير علم، وأفتوا بغير برهان، فلم ينصروا حقّاً ولم يبطلوا باطلاً ([33])

بلاشبہ یہ ان لوگوں کا کہنا ہے جو توحید حاکمیت کے مخالف ہیں اور اسے بدعت کا نام دیتے ہیں۔ بے شک انہوں نے بغیر علم کے تیر چلائے ہیں، اور بغیر دلیل کے فتوے جاری کیے ہیں، انہوں نے حق کی نصرت نہیں کی اور نہ باطل کا بطلان کیا ہے۔"

مذکورہ بحث میں توحید حاکمیت کو بطور اصطلاح استعمال کرنے کے بارے میں معاصر علماء کے مواقف کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد اخذ ہوتا ہے کہ بلاشبہ توحید کی اصطلاح جدید دور کی پیداوار ہے۔ سلف صالحین کے ادوار میں یہ اصطلاح نہیں تھی۔ توحید کی دو یا تین اقسام ہی معروف تھیں۔ لیکن بوقت ضرورت اگر

نئی اصطلاح وضع کر بھی لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھنا چاہئے اور نہ ہی وضع کنندہ پر بدعتی اور گمراہ کا فتویٰ جائز ہو گا۔ لیکن بغیر کسی وجہ اور ضرورت کے نئی نئی اصطلاحات وضع کرنا ذہنی و فکری انتشار کے سوا شاید ہی مفید ہو۔ شیخ عبداللہ الغنیمان نے اس ضمن میں بڑی متناسب بات کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

وجعله قسم رابعا ليس له وجه ، لانه داخل فى الاقسام الثلاثة ، و التقسيم بلا مقتضى يكون زيادة كلام لا داعى له ، والامر سهل فيه على كل حال ، اذ جعل قسما مستقلا فهو مرادف ، ولا محذور فيه (34)

"اور توحید حاکمیت کو چوتھی قسم بنانے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ یہ تین اقسام میں شامل ہے۔ بلا ضرورت کے تقسیم زیادتی کلام ہو گی جس کا کوئی داعی نہیں ہے۔اور معاملہ ہر حال میں سہل ہے۔جب کسی نے مستقل قسم بنا بھی لی تو وہ بھی مترادف ہے،اس میں کوئی مانع نہیں۔"

اگر کوئی شخص توحید حاکمیت کی اصطلاح استعمال کر کے توحید کی روح کو مسخ کرنے کی کوشش کرے یا بدعتی افکار کو تقویت دینے کا باعث بنے تو اس کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے۔تاکہ عقیدہ توحید کو امت مسلمہ کے لیے افتراق وانتشار کا باعث بننے سے روکا جائے۔اور اس کا علمی وفکری اتحاد مجروح نہ ہونے پائے۔اگر کوئی اصطلاح وضع کر کے اسے ذاتی یا سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرے تو یہ حوصلہ افزا اقدم نہیں ہو گا۔بحث کو سمیٹنے کے لیے احمد الغریب کا قول پیش خدمت ہے، شیخ موصوف فرماتے ہیں:

قسمه إن شئت إلى ثلاثة أو إلى أربعة أو إلى قسمين ..المهم أن تكون نتيجة التقسيم صحيحة ..فبعضهم زاد توحيد الحاكمية وهو في حقيقة الأمر داخل في الربوبية.---وبما أن الأمر اصطلاحي فلا مشاحة في الاصطلاح إذا علم المعنى وكان صحيحا (35)

"اسے اگر چاہو تو(توحید کو) تین یا چار یا دو اقسام میں تقسیم کر لو،اہم بات یہ ہے کہ اس تقسیم کا نتیجہ صحیح ہو۔پس بعض نے توحید حاکمیت کا اضافہ کر دیا ہے حقیقت امر یہ ہے کہ وہ توحید ربوبیت میں داخل ہے۔یہ تو اصطلاحی معاملہ ہے اور اصطلاح بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ اس کی معنی معلوم ہوں اور صحیح ہوں۔"

حوالہ جات وحواشی

(1) http://www.saaid.net/Doat/Najeeb/f 112.htm ,Retrieved 08-11-2016

(2) یوسف12:40

(3) العثیمین، محمد صالح، الشیخ، لقاء الباب المفتوح، 12/150, ان لقاءات کا اہتمام شیخ موصوف اپنے گھر پر ہر جمعرات کو صبح دس بجے سے اذان ظہر تک طلباء اور عوام الناس کے لیے کرتے تھے۔ یہ سلسلہ شوال 1412ھ کے آخر میں شروع ہوا اور صفر 1421ھ میں تمام ہوا۔ لقاءات کی تعداد 236ہے۔

(4) http://www.themadkhalis.com/md/articles/prtli-shaykh-muhammad-bin-saalih-al-uthaymeen-on-tawhid-al-haakimiyyah-as-a-fourth-category.cfm,Retrieved on 05-11-2016

(5) العثيمين، محمد صالح، الشيخ ، لقاء الباب المفتوح ، 12/150

(6) بن باز ، عبد العزيز بن عبد الله ، الشيخ ، مجموع فتاوى و مقالات المتنوعة ، جمع و ترتيب: الشويعر ، محمد بن سعد، موقع ابن باز، www.imambinbaz.org، 328/30

(7) Sheikh Abdullah Al-Ghunayman Haqeeqat e Tawheed Al-Hakimiyyah http://islamqa.com/ar/ ref/11745 Retrieved on 05-11-2016

(8) الغنيمان ،عبد الله بن محمد ،شرح فتح المجيد ،المكتبة الشاملة،4/3

(9) ابن بطه، عبيد الله بن محمد ، ابو عبد الله ، الامام (المتوفى: 387ھ) ، شرح كتاب الابانة من اصول الديانة، المكتبة الشاملة ،16/25

(10) العباد، عبد المحسن ، الشيخ ، شرح سنن ابى داود، المكتبة الشاملة ،26/338، یہ وہ شرح ہے جس کا سلسلہ شیخ موصوف نے مسجد نبوی شریف میں ایک درس کی صورت میں 1420ھ میں شروع کیا تھا جو کہ 1424ھ کو مکمل ہوا ۔ دروس کی کل تعداد 373 ہے۔

(11) http://www.themadkhalis.com/md/articles/szskl-permanent-committee-making-haakimiyyah-as-a-separate-category-is-an-innovation.cfm Retrieved 05-11-2016

(12) ارشیف ملتقی اهل الحدیث3،20/24

(13) توحید حاکمیت محض بطور ایک سیاسی ہتھکنڈا، http://www.tawheedekhaalis.com, Retrieved 21.10.2015

(14) Abu Malik, Fatawa Kibaro Ahlil Ilme fil Hakmiyyah, Retrieved 06-06-2012 from http://www.muslim.net/vb/archive/index.php/t-328512.html

(15) http://www.saaid.net/Doat/Najeeb/f. 112.htm ,Retrieved 08-11-2016

(16) الانعام6:57

(17) یوسف40:12

(18) http://majles.alukah.net/t 32663Retrieved 08-11-2018

(19) ارشیف منتدی الالوکۃ2،المکتبۃ الشاملۃ،16218

(20) السلمی ، عبد الرحیم بن صمایل ، العلیانی، اصول العقیدة ، المکتبة الشاملة، 15/3

(21) فتاوی ، الشبکة الاسلامیة ،المکتبة الشاملة ، 42/1

(22) یوسف40:12

(23) فتاویٰ الشبکۃ الاسلامیۃ،51/1

(24) موقف الاسلام سوال و جواب،باب حقیقة توحید الحاکمیة،المکتبة الشاملة، 665/1

(25) ایضاً

(26) ایضاً

(27) ایضاً

(28) ایضاً

(29) یوسف40:12

(30) الکھف18: 26

(31) ارشیف ملتقی اھل الحدیث1،151/81

(32) ایضاً،24/24

(33) ارشیف منتدی الالوکۃ16218،2

(34) Sheikh Abdullah Al-Ghunayman Haqeeqat e Tawheed Al-Hakimiyyah http://islamqa.com/ar/ ref/11745,Retrieved 05-11-2016

(35) ارشیف ملتقی اھل الحدیث3،418/64